Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Shariah Status and Commandments of Music

Dr. Abdul Haq
Assistant Professor, SBBU Sheringal, Dir Upper
dr.abdulhaqsbbu@gmail.com
Dr. Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU Sheringal, Dir Upper
atiqullah@sbbu.edu.pk

ABSTRACT
Islam, besides teaching worship and beliefs, also provides a complete code of conduct for a moral and civil society. Any action that causes corruption or moral decay is prohibited. Music and singing are among such actions that can lead to hypocrisy in hearts and promote immorality, indecency and illicit behavior. Hence Islamic Law has declared music, singing and the use of musical instruments unlawful. The Noble Qur'an says: "And of the people is he who buys the amusement of speech to mislead others from the path of Allah without knowledge and takes it (as) a mockery. For such people, there is a humiliating punishment."Ibne Mas'ood, Ibne Abbas, and other companions interpreted "amusement of speech" as singing and music. Imam Qurtubi explains this prohibition is proven by the Glorious Qur'an and Sunnah.

Keywords: *Music, Singing, Musical Instruments, Amusement of Speech.*

تعارف

اسلام نے جہاں پر عقائد اور عقائد اور عبادات کی راہنمائی کی ہے وہیں مہذب معاشرے کے قیام کے لیے فحاشی اور بے راہ روی کے ذرائع کی ممانعت بھی کی ہے۔ شریعت کے مطابق گانا بجانا، موسیقی اور مزامیر دلوں میں نفاق پیدا کرتا ہے اور فحاشی اور گمراہی کا ذریعہ بنتے ہیں، اس لیے انھیں حرام قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی آیت " لھوالحدیث" کی تفسیر میں کئی جلیل القدر صحابہؓ اور تابعینؒ نے اس سے مراد غناء اور موسیقی لیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، ابن عباسؓ، عکرمہؒ، میمون بن مہرانؒ اور دیگر بزرگوں کے مطابق موسیقی دل میں نفاق پیدا کرتی ہے۔ احادیث میں بھی گانے بجانے کو سخت معیوب قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے لوگ جو موسیقی کو روا رکھتے ہیں، ان پر زمین میں دھنسنے اور شکلیں مسخ ہونے کی وعید ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مطابق گانے کا سننا معصیت، اس پر بیٹھنا فسق اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے۔ صحابہ کرامؓ جیسے حضرت عمر فاروقؓ اور تابعینؒ نے بھی گانے بجانے پر سخت موقف اختیار کیا۔ دف کو صرف مخصوص مواقع مثلاً نکاح یا عید میں سادگی سے بجانے کی اجازت تھی۔ جہاں بعض روایات سے موسیقی کے جواز کا تاثر ملتا ہے، جیسے حضرت عائشہؓ کے واقعے میں دو لڑکیوں کا دف بجانا، وہاں علماء نے وضاحت کی ہے کہ اس سے مراد صرف سادہ دف ہے اور وہ بھی غیر پیشہ ور گانے والیوں کا، نہ کہ موجودہ موسیقی جیسا فحش طرز۔ اسی طرح جن روایات میں غنا کے جائز ہونے کا ذکر آتا ہے ان روایات میں علماء نے یہ تطبیق دی ہے کہ اس سے مراد خوش آوازی ہے، جیسے قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا۔ یہ جائز ہے لیکن طرب سرور اور لہو ولعب پیدا کرنے والی موسیقی حرام ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے مطابق ایسی موسیقی جو صرف کھیل تماشہ اور طرب کے لیے ہو، وہ حرام ہے، البتہ شادی یا عید کی خوشی میں سادہ دف بجانے کی اجازت دی گئی ہے۔

تمہید:

اسلام نے جہاں عبادت اور اعتقادات وغیرہ کی تعلیم دی ہے، وہاں شریعت مطہرہ نے بنی نوع انسان کو ایک مہذب معاشرہ کی تعلیمات سے بھی نوازا ہے، اور ہر اس فعل اور کام کو ممنوع قرار دیا ہے، جو معاشرہ میں فساد اور بگاڑ کا ذریعہ بنے، چنانچہ گانا بجانا ایک ایسا عمل ہے جن کے ذریعہ سے دلوں میں نفاق کی فصل کے نشو نما کے علاوہ فحاشی، عریانی اور بدکاری جیسی برائیوں کے لئے خشت اول کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے شریعت مطہرہ نے ان برائیوں کے انسداد کے لئے گانا بجانا موسیقی اور مزامیر وغیرہ کو حرام قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

(وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهُوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوا أَوْلَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِيْنٌ)[i]

ترجمہ: اور لوگوں میں سے وہ شخص جو غافل کرنے والی باتوں کو خرید تا ہے تا کہ (لوگوں کو) بغیر علم کے گمراہ کرے اللہ کے راستے سے، اور ان کا مذاق اُڑائے، ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ "لهُوَ الحَدِيثِ" سے مراد گانا بجانا ہے۔

ولهو الحديث الغناء في قول ابن مسعود رضى الله تعالى عنه وابن عباس وغيرهما. النحاس: وهو ممنوع بالكتاب والسنة[ii]

ترجمہ: اور لَهُوَ الحَدِيثِ سے ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ کے قول کے مطابق گانا بجانا مراد ہے، اور یہ قرآن وسنت کی رو سے ممنوع ہے۔

آگے چل کر علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

روى سعيد بن جبير عن أبى الصهباء البكرى قال سئل عبدالله بن مسعود رضى الله تعالى عنه عن قوله تعالى ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهُوَ الْحَدِيثِ ، فقال الغناء والله الذى لا إله إلاهو يرددها ثلاث مرات، وعن ابن عمرانه الغناء، وكذلك قال عكرمة وميمون بن مهران ومكحول وروى شعبة وسفيان عن الحكم وحماد عن إبراهيم قال : قال عبد الله بن مسعودرضى الله تعالى عنه، الغناء ينبت النفاق في القلب وقاله مجاهدوزادإنْ لَهُوَ الْحَدِيثِ في الآية الإستماع إلى الغناء وإلى مثله من الباطل وقال الحسن: لَهُوَ الْحَدِيثِ المعازف والغناء، وقال القاسم بن محمد الغناء باطل والباطل في النار[iii] (38)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تین مرتبہ اس کو لوٹایا، اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا کہ اس سے مراد غناء 'گانا بجانا ہے۔ اسی طرح حضرت عکرمہ، میمون بن مہران اور مکحول رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ:

گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، اور مجاہد رحمہ الہ تعالیٰ یہ زیادتی نقل کرتے ہیں کہ آیت میں لَهُوَ الحَدِيثِ سے مراد گانا سننا ہے، اور باطل باتیں سننا مراد ہیں، اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے کہ "لَهُوَ الحَدِيثِ" سے مراد راگ باجے اور گانا ہے، اور قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گانا باطل کام ہے اور باطل کام کرنے والا آگ میں جائے گا۔

مذکورہ بالا تفاسیر کے حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ذلت والے عذاب کی وعید گانے کے متعلق ہے، اب چاہے اس کا نام گانا اور غناء کے علاوہ موسیقی رکھیں یا کوئی اور، حکم یہی رہے گا، کیونکہ کسی چیز کا نام تبدیل کر دینے سے اس کے اصل حکم میں کوئی تبدیلی نہیں آتی جب تک اس ممنوع کام کی اصل موجود ہو۔

SCRR

إن النبي ﷺ قال : استماع الملاهي معصية، والجلوس عليها فسق، والتلذذبها كفر [ix]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

گانا بجانا، سننا معصیت ہے، اس کے لئے بیٹھنا فسق ہے، اور اس سے لطف اندوزی کفر ہے۔

ان جیسی بہت سی احادیث نبویہ ﷺ ہیں جن سے اطلاق اور عموم کے ساتھ باجے اور غناء حرام معلوم ہوتے ہیں، اور اس کی حرمت میں شک کی گنجائش نہیں رہتی، اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی غناء کی حرمت ثابت ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال:

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ نکاح کے علاوہ اوقات میں دف بجانے پر سزا دیتے تھے:

عن عمر انه لما سمع صوت الدف بعث فنظر فإن كان في الوليمة سكت وإن كان في غيره عمده بالدرة [x]

ترجمہ: یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دف کی آواز سنتے تو کوئی وہاں بھیج کر دیکھتے، اگر شادی کے موقع پر ہوتا تو خاموش رہتا، اگر شادی کے بغیر بجایا جاتا تو سزا دیتے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یحیٰی بن اسید رحمہ اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہیں کہ جب انہیں کسی ولیمہ کی دعوت میں بلایا جاتا تو میزبان سے پہلے ہی پوچھ لیتے، کہ وہاں پر ستار وبربط تو نہیں بجائے جائیں گے؟ (اس لئے کہ اگر دف بجایا جائے تو اس کی اجازت ہے مگر دف سے بڑھ کر ستار یا بربط بجانا جائز نہیں۔

اگر وہ جواب دیتا کہ ہاں بجائے جائیں گے تو آپ فرماتے:

" لادعوة ولانعمة عين"[xi] (46)

اس دعوت کی کوئی حیثیت نہیں، اور نہ ہی یہ باعث برکت وسکون ہے۔

خود حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں:

"كنا نتتبع الأزقة لحرق الدفوف من أيدى الصبيان "[xii]

ترجمہ: ہم گلیوں میں تلاش کرکے بچوں کے ہاتھوں سے ڈف چھینتے اور پھاڑ دیتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غناء موسیقی، راگ، باجے، طبلہ اور سارنگی حرام ہیں، شریعت نے اسے ممنوع قرار دیا ہے۔

اباحت کے دلائل

البتہ بعض لوگ موسیقی کو جائز قرار دیتے ہیں چند دلائل آیات اور احادیث سے استدلال کرتے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ[xiii]

ترجمہ: اللہ پیدائش میں جو چاہے بڑھادیتا ہے۔

بعض مفسرین نے اس تخلیقی زیادتی سے مراد حسن صوت مراد لی ہیں لیکن حسن صوت کے ساتھ یہ ضروری نہیں ہے کہ گانے کے لئے استعمال کیا جاۓ۔

احادیث وآثار

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، اس وقت دولڑکیاں میرے پاس بیٹھیں، جنگ بعاث کی گیت گارہی تھیں، حضور ﷺ بستر پر لیٹ گئے، اور دوسری طرف منہ پھیر لیا، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے، انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ یہ شیطانی راگ حضور ﷺ ﷺ کے سامنے؟

آنحضرت ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جانے دو!

حدیث مبارکہ میں حرام کام کا نام تبدیل کرکے اس کو مباح قرار دینے پر زمین میں دھنسنے اور چہروں کے مسخ ہوجانے کی وعید آئی ہے، چنانچہ ابوداود شریف میں روایت ہے:

ليشربن ناس من أمتى الخمر يسمونها بغير اسمها يعزف على رؤسهم بالمعازف والمغنيات يخسف الله بهم الأرض ويجعل منهم القردة و الخنازير

ترجمہ: میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اس کا نام بدل کر، ان کی مجلسیں راگ باجوں اور گانے والی عورتوں سے گرم ہوں گی، اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسادیں گے اور ان میں سے بعض کو بندر وخنزیر بنادیں گے۔

في هذه الأمة خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمين يارسول الله ومتى ذلك؟ قال إذا ظهرت القينات والمعازف وشربت والخنازير [iv]

ترجمہ: میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اس کا نام بدل کر، ان کی مجلسیں راگ باجوں اور گانے والی عورتوں سے گرم ہوں گی، اللہ انہیں زمین میں دھنسادیں گے اور ان میں نے بعض کو بندر وخنزیر بنادے گے۔

جامع الترمذی کی روایت میں ہے کہ جب موسیقی اور شراب نوشی عام ہوجائے گی توزمین میں دھنسنے اور شکلیں مسخ ہونے کی آفتیں آئیں گے۔

في هذه الأمة خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمين يارسول اللهﷺومتى ذلك؟ قال إذا ظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور [v]

ترجمہ: اس امت پر آفتیں آئیں گی زمین میں دھنسنا، شکلوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش، مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کہ جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا دور دورہ ہوگا اور سر عام شراب نوشی ہوگی

۔

مسند امام احمد بن حنبل کی روایت میں طبلے اور باجے وغیرہ کا خاتمہ حضور ﷺ کے مقاصد میں شامل کیا گیا ہے۔

عن أبي أمامة عن النبي ﷺ قال إن الله عز وجل بعثني رحمة وهدى للعالمين وأمرني أن أمحق المزامير و الكنارات يعنى البرابط والمعازف والأوتار التي كانت تعبد في الجاهلية[vi]

ترجمہ: حضور ﷺ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جہان والوں کے لئے رحمت اور ہدایت بناکر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بانسریاں باجے اور ان بتوں کو جن کی جاہلیت کے زمانہ میں عبادت کی جاتی تھی نیست ونابود کردوں۔

کنزالعمال کی روایت میں ہے:

صوتان ملعونان فی الدنيا والآخرة مزمار عند نغمة ورنة عند مصيبة[vii]

ترجمہ: دوایسی آوازیں ہیں کہ ان پر دنیا وآخرت میں لعنت کی گئی ہے، ایک گانے کی وقت ساز کی آواز اور دوسری مصیبت کے وقت چیخ وپکار کی آواز۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:

إن النبي ﷺ سمع رجلا يتغنى من الليل"فقال لاصلاة له لاصلاة له لا صلاة له[viii]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ایک رات کسی شخص کے گانے کی آواز سنی تو آپ میں ہے نے تین مرتبہ فرمایا کہ:

اس کی نماز قبول نہیں، اس کی نماز قبول نہیں، اس کی نماز قبول نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

SCRR

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے کاموں میں لگے تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ باہر نکل گئیں، یہ عید کا دن تھا۔

بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو:

جاريتان من جوارى الأنصار تغنيان بما تقاولت الأنصاريوم بغاث قالت: وليستا بمغنيتين فقال ابوبكر أمزامير الشيطن في بيت رسول الله! وذلك يوم عيد ، فقال رسول الله هل الله : يا أبا بكرإن لكل قوم عيداً و هذا عيدنا[xiv]

ترجمہ: اس وقت دو انصاری لڑکیاں میرے پاس بیٹھی گا رہی تھیں، جو انصار نے جنگ بعاث کے موقع پر کہے تھے، یہ دونوں لڑکیاں کوئی پیشہ ور گانے والیاں نہیں تھیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھتے ہی کہا یہ شیطانی راگ حضور ﷺ کے گھر میں؟ یہ عید کے دن کا واقعہ ہے، تب رسول اللہ ﷺ ﷺ نے فرمایا، اے (حضرت) ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ہر قوم کے لئے عید کا دن ہوتا ہے اور آج ہماری عید ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

إنها زفت إمرأة إلى رجل من الأنصار فقال نبي الله : يا عائشة ما كان معكم لهو فإن الأنصار يعجبهم اللهو[xv]

ترجمہ:۔ ایک عورت ایک انصاری کے پاس نکاح کے بعد رخصت کر کے بھیجی گئی تو رسول اللہ علیہ نے پوچھا: اے عائشہ! کیا تم لوگوں کے ساتھ لہو نہ تھا؟ انصار کو تو لہو پسند ہے۔

علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ شریک کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فهل بعثتم معها جارية تضرب بالدف وتغنى قلت تقول ماذا؟ قال: تقول أتيناكم أتيناكم فحيانا وحياكم[xvi]

ترجمہ: حضور ﷺ نے پوچھا تم نے دُلہن کے ساتھ کسی لڑکی کو بھیجا ہے جو دف بجائے اور گانا گائے؟ میں نے عرض کیا وہ گاتی کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ اشعار گاتی: أتيناكم أتيناكم الخ۔

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کو کسی ویرانے سے ایک شخص کے گانے کی اواز آئی تو آپ نے فرمایا:

"الغناء زاد الراكب"[xvii]

(4) ترجمہ: گانا مسافر کا زاد راہ ہے۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی کو حدی پڑھتے ہوئے سنتے تو اس سے کہہ دیا کرتے:

لا تعرض بذكر النساء[xviii]

ترجمہ: حدی میں عورتوں کا کنایۃً بھی ذکر نہ کیا کرو!

اور بھی کچھ ایسی روایات اور آثار ہیں جن سے بعض لوگ موسیقی، غناء مزامیر، باجے وغیرہ سننے پر استدلال کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

تطبیق روایات

دونوں قسم کی روایات پر نظر رکھنے سے انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ شریعت مطہرہ میں غناء کی حرمت ثابت ہے، اور بعض خاص مواقع پر ان کی بعض اقسام کی اباحت معلوم ہوتی ہے۔

بظاہر دونوں قسم کی روایات میں تضاد معلوم ہوتا ہے، اس لئے علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کی احادیث میں مختلف طریقوں سے تطبیق کی کوشش کی ہے۔

جن روایات میں غناء کا جواز معلوم ہوتا ہے وہاں غناء سے مراد تحسین صوت یعنی خوش الحانی ہے، کیونکہ غناء کے دو معنی ہے ایک وہ آواز جس سے مستی پیدا کرنا مقصود ہو، جیسا کہ قاموس میں ہے کہ:

غناء کے معنی گانے یعنی ترنم اور خوش آوازی کے ساتھ اشعار پڑھنے کے ہیں۔[xix]

یعنی ترنم کے ساتھ خوش آوازی سے شعر وغیرہ پڑھنا، موسیقی کے فنی قواعد کے لحاظ کئے بغیر، دوسرا یہ کہ موسیقی کے فنی اصول کالحاظ کرتے ہوئے آواز کو مصنوعی طور پر نکالنا، جیسے کہ آج کل عام میوزیم میں ہوتا ہے۔

عرب میں چونکہ پہلے قسم کارواج اور عادت تھی، اور غناء سے وہی مراد ہے جیسا آپ ﷺ نے فرمایا:

من لم يتغنّ بالقرآن فليس منا[xx]

ترجمہ: جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

اسی طرح ایک روایت میں ہے:

"ما أذن الله لشيء كاذنه لنبي يتغنى بالقرآن"[xxi]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتا جس طرح کسی نبی کے خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تغنی سے مراد بلند خوش آواز سے پڑھنا ہی ہے۔

دوسری تطبیق علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ کی ہے کہ:

عام طور پر دف بجانا اور موسیقی سننا جائز نہیں ہے، کیونکہ دف غناء اور مزامیر اگرچہ لعینہ حرام نہیں بلکہ حرام لغیرہ ہے، اس لئے کہ عام طور اس کے انہماک اور مشغولیت کی وجہ سے انسان دینی ودنیوی امور اور ضرورتوں سے غافل ہو جاتا ہے، اور اس سے انسان کے دل میں طرب اور مستی پیدا ہوتی ہے، توان نقصانات کی وجہ سے حرام ہے۔

توجو آلات خالص لہو ولعب کے لئے استعمال ہوتے ہیں مثلا معازف، جو صرف لہو ولعب اور راگ رنگ ہی کے لئے استعمال ہوتے ہیں وہ ناجائز قرار دیا گیا ہے، اور جو خالص لہو ولعب کے لئے نہ ہوں بلکہ جن سے کوئی فائدہ بھی ہو مثلاً وہ غناء جو نکاح میں خوشی کا ذریعہ بنے یا عیدین میں خوشی کے لئے استعمال ہوتا ہو یا سفر میں مشقت کا احساس کم کرنے کے لئے ہو، خاص مواقع پر جن کی اجازت ثابت ہے، جائز ہیں۔ اسی طرح کے خوش آوازی سے کلام، اشعار وغیرہ کی گنجائش ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

پس ملاہی دو قسم کی ہیں:

ایک حرام، یہ وہ کھیل کی چیزیں ہیں جو طرب وسرور پیدا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں، مثلاً مزامیر، اور ایک مباح، وہ ولیمہ وغیرہ میں اظہار سرور کی غرض سے دف بجانا اور گانا ہے۔[xxii]

اسی طرح اس وقت کا دف سادہ قسم کا تھا جس میں راگ باجے وغیرہ نہ تھے، جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہ لکھتے ہیں:

المراد به الدُّف الذى كان فى زمن المتقدمين واما ما عليه الجلاجل فينبغيان يكون مكروها بالاتفاق[xxiii]

ترجمہ: اس سے مراد وہ ڈف ہے جو متقدمین کے دور میں استعمال ہوتا تھا، جھانجھے دار دف بالاتفاق مکروہ ہے۔

مکروہ کا اطلاق حرام پر بھی کیا جاتا ہے۔

آج کے دور کی موسیقی، جس میں ہیجان آمیز ساز اور باجوں کے علاوہ گانے کے بیک ٹریک (Back Track) میں تباہ کن آوازوں کو پرانے زمانے کے سادہ ڈف پر قیاس کرنا سمجھ سے

SCRR

بالا تر ہے، جبکہ امام تورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ نکاح کے موقع والے دف کو بھی اعلان اور تشہیر سے کنایہ پر حمل کرتے ہیں:

"قال التوربشتي إنه حرام على قول أكثر المشايخ وما ورد من ضرب الدف في العرس كناية عن الإعلان"[xxiv]

ترجمہ: لیکن یہ جواز اور عدم جواز کا بحث دوسرے نقصانات اور مفاسد سے قطع نظر شرعی حیثیت سے متعلق ہے، لہذا جہاں دوسرے مفاسد ہوں مثلاً عشقیہ اور اخلاق سوز اشعار سننا، فجار وفساق کا اجتماع، بے ریش لڑکوں یا غیر محرم عورتوں کا سنانا، کسی کا اشعار میں مذاق اُڑانا، یا کسی خاص عورت کا نام لے کر غیبت، یا تشبیب کرنا، تو یہ تمام بالاتفاق ناجائز اور حرام چیزیں ہیں۔

حاصل کلام

حاصل یہ ہے کہ ان تمام مفاسد سے ہٹ کر سادہ دف بجانا اور خوش الحانی سے کلام پیش کرنا، عید، شادی، سفر کے مواقع پر خوشی اور اچھی غرض کے لئے ہو تو اس کی گنجائش ہے لیکن مقصود بنانا، دینی ودنیوی ضروریات اور ذکر الٰہی سے غافل ہو کر، ان ثابت شدہ موقعوں کے علاوہ دوسرے موقعوں پر مزامیر اور باجوں کے ساتھ گانا بجانا جس سے مستی اور طرب حاصل ہوتی ہے جائز نہیں۔

---

i سورۃ لقمٰن، آیت:٦

Surah Luqman, Verse No: 6

ii الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد الانصاری، القرطبی، دار الکتب العربی، بیروت، الطبعۃ الخامسۃ، ١٤٢٣ھ، ١٤: ٥١

Al Jami’ li Ahkamil Qur’an, Tafseerul Qurtubi, Abu Abdullah, Muhammad bin Muhammad Al Ansari, Darul Kutubul Al Arabi, Beirut, 5th Edition, 1423 A.H, Vol: 14, Page: 51

iii الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی، ابو عبد اللہ، محمد بن احمد الانصاری، القرطبی، دار الکتب العربی، بیروت، الطبعۃ الخامسۃ، ١٤٢٣ھ، ١٤: ٥٢

Al Jami’ li Ahkamil Qur’an, Tafseerul Qurtubi, Abu Abdullah, Muhammad bin Muhammad Al Ansari, Darul Kutubul Al Arabi, Beirut, 5th Edition, 1423 A.H, Vol: 14, Page: 52

iv سنن ابن ماجہ، القزوینی، محمد بن یزید، ابو عبد اللہ، القزوینی، رقم الحدیث: ٤٠٢٠، بیروت، دار الفکر، ٢: ١٣٣٣

Sunan Ibne Majah, Al Qazweeni, Muhammad bin Yazeed, Abu Abdullah, Hadith No: 4020, Beirut, Darul Fikr, Vol: 2, Page: 1333

v سنن الترمذی، الترمذی، محمد بن عیسی، ابو عیسی، الترمذی، رقم الحدیث: ٢٢١٢، بیروت دار احیاء التراث العربی، ٤: ٤٩٥

Sunan Al Tirmizi, Muhammad bin Isa, Abu Isa, Al Tirmizi, Hadith No: 2212, Beirut, Dar Ihya’ut Turath Al Arabi, Vol: 4, Page: 495

vi مسند احمد، احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ٢٢٢١٨، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ١٤٢٠ھ، ٣٦: ٥٥١

Musnad Ahmad, Ahmad bin Hambal, Hadith No:22218, Mu’assasatur Risalah, 2nd edition, 1420 A.H., Vol: 36, Page: 551

vii کنز العمال، البرہان فوری، علاء الدین علی بن حسام الدین، رقم الحدیث: ٤٠٦٦١، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الخامسۃ، ١٤٠١ھ، ١٥: ٢١٩

Kanzul Ummal, Al Burhan Fori, Alaud Din, Ali bin Husamud Din, Hadith No: 40661, Mu’assasatur Risalah, 5th edition, 1401 A.H., Vol: 15, Page: 219

viii نیل الاوطار، الشوکانی، محمد بن علی، بیروت، الطباعۃ المنیریۃ، ٨: ١٧٩

Nailul Awtar, Ash Shawkani, Muhammad bin Ali, Beirut, At Taba’Atul Muniriyyah, Vol: 8, Page: 179

ix نیل الاوطار، الشوکانی، محمد بن علی، بیروت، الطباعۃ المنیریۃ، ٨: ١٧٩

Nailul Awtar, Ash Shawkani, Muhammad bin Ali, Beirut, At Taba’Atul Muniriyyah, Vol: 8, Page: 179

x البحر الرائق، ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، بیروت، دار الکتب العربیہ، طبع اولیٰ، ١٤١٨ھ، ٧: ٨٨

Al Bahrur Ra’iq, Ibne Nujain, Zainud Din bin Ibrahim, Beirut, Darul Kutubul Al Arabiyyah, 1st Edition, 1418 A.H., Vol; 7, Page: 88

xi مواہب الجلیل لشرح مختصر الخلیل، شمس الدین، ابو عبد اللہ، محمد بن محمد، الطرابلسی، دار عالم الکتب، ١٤٢٣ھ، ٥: ٢٥١

Mawahibul Jalil Sharh Mukhtasarul Khalil, Shamsud Din, Abu Abdullah, Muhammad bin Muhammad, Al tarablisi, Dar Alamul Kutub, 1423 A.H, Vol: 5, Page: 251.

xii الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ابی بکر بن الخلال، رقم الحدیث: ١٤١، باب ذکر الدفوف، ١: ١٧٣

Al Amr bil Ma’roff wan nahy anil Munkar, Abu Bakr bin Khalal, Hadith No: 141, Vol: 1, Page: 173

xiii سورۃ الفاطر، آیت:١٠

Surah Al Fatir, Verse No: 10

xiv صحیح البخاری، البخاری (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری) رقم الحدیث:٩٠٩، بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ، الطبعۃ الثالثہ، ١٤٠٧ھ، ١: ٣٢٤

Sahih Al Bukhari, Al Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Al Bukhari, Hadith No: 909, Beirut, Dar ibne Kathir, Al Yamama, 3rd Edition, 1407 A.H, Vol:1, Page: 324

xv صحیح البخاری، البخاری (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری) رقم الحدیث:٤٨٦٧، بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ، الطبعۃ الثالثہ، ١٤٠٧ھ، ٥: ١٩٨٠

Sahih Al Bukhari, Al Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Al Bukhari, Hadith No: 4867, Beirut, Dar ibne Kathir, Al Yamama, 3rd Edition, 1407 A.H, Vol:5, Page: 1980

xvi فتح الباری، ابن حجر، احمد بن علی، العسقلانی، بیروت، دار المعرفۃ، ١٣٧٩ھ، ٩: ٢٢٦

Fathul Bari, Ibne Hajr, Ahmad bin Ali, Al Asqalani, Beirut, Darul Ma’rifah, 1379 A.H, Vol: 9, Page: 226

xvii کنز العمال، البرہان فوری، علاء الدین علی بن حسام الدین، رقم الحدیث: ٤٠٦٩٥، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الخامسۃ، ١٤٠١ھ، ١٥: ٢٢٨

Kanzul Ummal, Al Burhan Fori, Alaud Din, Ali bin Husamud Din, Hadith No: 40695, Mu’assasatur Risalah, 5th edition, 1401 A.H., Vol: 15, Page: 228

xviii کنز العمال، البرہان فوری، علاء الدین علی بن حسام الدین، رقم الحدیث: ٤٠٦٩٤، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الخامسۃ، ١٤٠١ھ، ١٥: ٢٢٨

Kanzul Ummal, Al Burhan Fori, Alaud Din, Ali bin Husamud Din, Hadith No: 40694, Mu’assasatur Risalah, 5th edition, 1401 A.H., Vol: 15, Page: 228

xix قاموس الفقہ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، کراچی، زمزم پبلشرز، طبع ٢٠٠٧ء، ٤: ٤٤٢

Qamoosul Fiqh, Maulana Khalid Saifullah Rahmani, Karachi, Zamzam Publishers, 2007 A.D, Vol: 4, Page: 442

xx صحیح البخاری، البخاری (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری) رقم الحدیث:٧٠٨٩، بیروت، دار ابن کثیر الیمامہ، الطبعۃ الثالثہ، ١٤٠٧ھ، ٦: ٢٧٣٧

Sahih Al Bukhari, Al Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Al Bukhari, Hadith No: 7089, Beirut, Dar ibne Kathir, Al Yamama, 3rd Edition, 1407 A.H, Vol:6, Page: 2737

SCRR

[xxi] صحیح مسلم: القشیری (ابو الحسین مسلم بن الحجاج، النیسابوری) رقم الحدیث:۱۸۸۱، بیروت، دار الجیل، ۲: ۱۹۲

Sahih Muslim, Al Qushairi, Abul Hasain, Muslim bin Hajjaj, An Nishapuri, Hadith No: 1881, Beirut, Darul Jial, Vol: 2, Page: 192

[xxii] حجۃ اللہ البالغۃ، شاہ ولی اللہ، مترجم: مولانا خلیل احمد، کتب خانہ شانِ اسلام، لاہور، صفحہ: ۵۸۶

Hujjatullah Al Balighah, Shah Waliullah, Kutub Khana Shane Islam, Lahore, Page: 586

[xxiii] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، القاری، علی بن سلطان محمد الھروی، بیروت، دار الکتب العلمیہ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ، ۶: ۲۷۴

Mirqat Sharh Mishkat, Al Qari, Ali bin Sultan, Muhammad, Al Harawi, Beirut, Darul Kutubul Ilmiyyah, 1st Edition, 1422 A.H. Vol: 6, Page: 274

[xxiv] شرح نقایہ، بحوالہ امداد الفتاویٰ، اشرف علی تھانوی، مکتبہ دار العلوم، کراچی، ۲: ۲۸۳

Sharh Niqayah with refrence to Imdadul Fatawa, Ashraf Ali Thanwi, Maktabah, Darul Uloon, Karachi, Vol: 2, Page: 283

SCRR